128801- درود تنجینا کے ذریعے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے کا حکم

سوال

کیا درود تنجینا پڑھنا جائز ہے؟ اس کے الفاظ کچھ یوں ہیں : " اللهم صل على سيدنا محمد، وعلى آل سيدنا محمد، صلاة تنجينا بها من جميع الأهوال والآفات، وتقضي لنا بها جميع الحاجات، وتطهرنا بها من جميع السيئات، وترفعنا بها عندك أعلى الدرجات، وتبلغنا بها أقصى الغايات من جميع الخيرات، في الحياة وبعد الممات " اس کی فضیلت میں بیان کیا جاتا ہے کہ ایک نابینا شخص جس کا نام صالح موسی تھا وہ اپنا واقعہ بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں : "میں کشتی میں سوار تھا اور کشتی ڈوبنے لگی اور مجھے اسی دوران نیم بیداری کی حالت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اس درود کے الفاظ سکھائے، اور فرمایا : تمام کے تمام مسافر اپنی اپنی کشتی پہ رہتے ہوئے اسے ہزار بار پڑھیں۔ تو ابھی مسافروں نے اس پر عمل کرتے ہوئے 300 بار ہی پڑھا تھا کہ اللہ تعالی نے اس درود کی بدولت پوری کشتی کو بچا لیا" یہ درود تنجینا فاکہانی (متوفی : 734 ہجری) کی کتاب : "الفجر المنیر" میں موجود ہے، تو کیا یہ صحیح ثابت ہے؟

پسندیدہ جواب

اول :

رسول اللہ پر درود پڑھنے کے لیے بنائے گئے یہ الفاظ خود ساختہ ہیں، احادیث اور آثار میں اس کا کوئی وجود نہیں ہے۔

ان الفاظ کو صاحب کتاب : "نزهة المجالس ومنتخب النفائس" (ص/284) مؤرخ اور ادیب عبد الرحمن بن عبد السلام صفوری (متوفی : 894 ہجری) نے ذکر کیا ہے۔ اسی طرح مالکی فقیہ عمر بن علی بن سالم فاکہانی نحوی (متوفی : 734 ہجری) نے اپنی کتاب : "الفجر المنیر" (ص/31-32) میں اس واقعہ کو ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے کہ :

"مجھے صالح موسی الضریر رحمہ اللہ نے بتلایا کہ وہ ایک بار سمندری سفر کے لیے کشتی میں سوار ہوئے تو راستے میں سمندری طوفان نے ہمیں گھیر لیا، اس نوعیت کے سمندری طوفان سے کوئی کوئی ہی بچ پاتا ہے، تو لوگوں نے موت کے خوف سے چیخ و پکار شروع کر دی۔ وہ کہتے ہیں کہ : اسی دوران میری آنکھ لگ گئی اور میں سو گیا، مجھے خواب میں آں حضرت صلی اللہ علیہ و سلم کی زیارت ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے فرما رہے تھے : کشتی کے تمام سواروں سے کہو کہ ہزار بار یہ دعا [درود تنجینا] پڑھیں : " اللهم صل على سيدنا محمد، وعلى آل سيدنا، صلاة تنجينا بها من جميع الأهوال والآفات، وتقضي لنا بها جميع الحاجات، وتطهرنا بها من جميع السيئات، وترفعنا بها عندك أعلى الدرجات، وتبلغنا بها أقصى الغايات من جميع الخيرات في الحياة وبعد الممات " وہ کہتے ہیں کہ میں فوری اپنی نیند سے بیدار ہوا اور کشتی میں سوار تمام لوگوں کو اپنا خواب سنایا، تو ابھی ہم نے تقریباً تین سو بار ہی اس درود کو پڑھا تھا؛ کہ ہمیں نجات مل گئی۔ واقعہ بیان کرتے ہوئے تقریباً اسی طرح کے الفاظ بیان کیے۔ اللہ تعالی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ڈھیروں درود و سلامی نازل فرمائے۔" ختم شد

اب یہ بات تو سب کو معلوم ہے کہ خوابوں سے شرعی احکامات یا فضائل ثابت نہیں ہوتے؛ لہذا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ان الفاظ میں درود پڑھنے کی فضیلت خواب سے کشید کرنا جائز نہیں ہے۔

دوسری جانب اللہ تعالی کی شریعت تو مکمل ہو چکی ہے، جیسے کہ اللہ تعالی کا فرمان ہے :

{اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا}.

ترجمہ : میں نے آج تمہارے لیے تمہارا دین مکمل کر دیا اور میں نے تم پر اپنی نعمت پوری کر دی، اور میں نے تمہارے لیے اسلام کو بطور دین پسند کر لیا ہے۔ [المائدۃ : 3]

اور یہ مکمل دین رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے پوری دیانت داری کے ساتھ ہم تک پہنچایا اس میں کسی بھی قسم کی کمی نہیں کی، اس لیے مسلمان کے لیے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم سے صحیح ثابت شدہ تعلیمات پر عمل کرنا ہی کافی ہے، مسلمان کو کسی بھی نئے طریقہ عبادت، یا کسی عبادت کا استحباب خوابوں سے ثابت کرنے کی ضرورت ہی نہیں رہتی۔

کیونکہ ایسی دعائیں صحیح ثابت ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم تکلیف یا پریشانی کے وقت میں پڑھا کرتے تھے، جیسے کہ بخاری اور مسلم میں سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم شدت تکلیف کے وقت فرمایا کرتے تھے: «لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْعَظِيمُ الْحَلِيمُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ رَبُّ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ» [ترجمہ: اللہ تعالی کے علاوہ کوئی معبود بر حق نہیں، وہ بہت عظیم اور نرمی والا ہے، اللہ کے سوا کوئی معبودِ بر حق نہیں وہی آسمانوں اور زمین کا پروردگار ہے، وہی عرش عظیم کا رب ہے۔] اس حدیث کو امام بخاری: (6345) اور مسلم: (2730) نے روایت کیا ہے، نیز صحیح مسلم میں: «لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْعَظِيمُ الْحَلِيمُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ رَبُّ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيمِ» کے الفاظ ہیں۔

اسی طرح جامع ترمذی: (3524) میں سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ: جس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم کو کوئی معاملہ پریشان کرتا تو فرماتے: «يَا حَيُّ يَا قَيُّومُ بِرَحْمَتِكَ أَسْتَغِيثُ» [ترجمہ: اے ہمیشہ سے زندہ اور ہمیشہ تک قائم رہنے اور رکھنے والے! تیری ہی رحمت کے واسطے سے میں تجھ سے مدد کا طلب گار ہوں] اس حدیث کو البانیؒ نے صحیح ترمذی میں حسن قرار دیا ہے۔

اس لیے مسلمان کو ہر وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم کی اتباع کرنی چاہیے، دینی معاملات میں نت نئے امور ایجاد کرنے سے بچنا چاہیے، اللہ تعالی سیدنا عبد اللہ بن مسعود سے راضی ہو، آپ فرما گئے تھے کہ: "اتباع سنت کرو، بدعت کے پیچھے نہ چلو؛ کیونکہ سنت ہی تمہیں کافی ہے" دارمی: (205)

ہم اللہ تعالی سے دعا گو ہیں کہ ہمیں بہترین گفتار اور کردار کا حامل بنا دے۔